بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

جلد ۳۶/۷۱ | بدھ ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، ۲۱ شہادت ۱۳۶۱ ہش، ۲۱ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۰ شہادت/اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں کل ۱۹ اپریل کی آمدہ اطلاع کے مطابق طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و سلامتی سے رکھے اور فرشتوں کے لشکروں کی تائید و حمایت سے غلبۂ دین کے منصوبوں میں کامرانی عطا کرے۔ آمین ؎

سیدنا حضور ایدہ اللہ کا معرکہ آراء خطاب: "امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ":

سوئٹزرلینڈ کے صدر، وزراء، اراکینِ پارلیمنٹ اور دیگر اہم شخصیات کو پہنچا دیا گیا

ملک کے کل پانچ ہزار سے زائد سربرآوردہ احباب نے پیغام وصول کیا

سوئٹزرلینڈ کے مشنری انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب کی تازہ رپورٹ:

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب رقم طراز ہیں:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ دورہ کے دوران اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ملک کے چوٹی کے افراد تک احمدیت کا لٹریچر پہنچایا جائے چنانچہ سوئٹزرلینڈ مشن نے ایک طویل مدت منصوبہ کے پہلے مرحلہ میں ۵۲۵۷ افراد کو حضور ایدہ اللہ کی معرکہ آراء تقریر "امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" کا جرمن ترجمہ بھجوانے کا انتظام کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مذکورہ رسالہ کے ساتھ ایک خط، قرآن کریم کے جرمن ترجمہ سے متعلق ایک فولڈر، ایک جوابی کارڈ ۲۹ مارچ کو سپرد ڈاک کئے گئے، چونکہ آج کل مختلف اشتہار ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو ملتے ہیں اور بعض اوقات پڑھے بغیر ضائع کر دیئے جاتے ہیں اس لیے فیصلہ کیا گیا کہ مطبوعہ مواد کی بجائے بند لفافے میں بطور خط کے یہ رسالہ بھجوایا جائے اس پہلے مرحلہ میں جن لوگوں کو یہ خط بھجوایا گیا اس کی تفصیل یوں ہے:۔

ا۔ صدر مملکت، مرکزی وزراء، پارلیمنٹ ممبرز سنیٹرز، جرمن بولے جانے والے علاقہ میں تمام صوبائی اسمبلیوں کے ممبر، تمام شہروں اور قصبوں کی میونسپل اور ٹاؤن کمیٹیوں کے ممبر

تعداد: ۲۵۱۶

ب۔ جرمن بولے جانے والے علاقہ کے تمام صحافی،

تعداد: ۱۲۴۷

ج۔ زیورک شہر اور CANTON (صوبہ) کے تمام سیکنڈری سکولوں کے تمام اساتذہ

تعداد: ۱۲۶۰

د۔ مندرجہ بالا اساتذہ کے علاوہ جرمن بولے جانے والے علاقہ میں

تاریخ کے اساتذہ	:	۱۲۳
فلسفہ کے اساتذہ	:	۵۷
جغرافیہ کے اساتذہ	:	۵۴
کل تعداد	:	۵۲۵۷

جوابی کارڈ پر تین خانے بنا کر یہ لکھا گیا ہے کہ

ا۔ مجھے مزید معلومات اور لٹریچر کی فہرست بھجوائی جائے۔

ب۔ پرچہ "اسلام" کی ایک کاپی بطور نمونہ مفت بھجوائی جائے۔

ج۔ قرآن کریم کی ایک کاپی قیمتاً ارسال کی جائے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مہم کے بہترین اور دوررس نتائج پیدا فرمائے اور سکیم کے آئندہ مراحل کو بھی بخوبی مکمل کرنے کی توفیق دے اور غلبۂ اسلام کا دن جلد لائے۔ آمین ؎

(مرسلہ: وکالت تبشیر ربوہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو تندرستی و توانا رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؎

• ناظم احمدیہ بکڈپو اور ادارۃ المصنفین کے مینجنگ ڈائریکٹر محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالرشید ریحان صاحب ابن چوہدری عبدالحفیظ کھوکھر صاحب برطانیہ سے بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۲ء کو مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور فریقین کے لئے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نئے جوڑے کو اپنی رحمتوں سے نوازے اور اس تعلق کو مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

● میری بڑی بھاوج محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم عبدالرحیم صاحب آف سائپرس حال مقیم گوجرانوالہ جو کہ عزیزم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر مبلغ بریڈ فورڈ کی والدہ ہیں فالج کے حملہ کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ دائیں طرف زیادہ اثر ہے اور زبان بھی متاثر ہوئی ہے۔ دوست کریں کہ اللہ تعالیٰ بھاوج صاحبہ کو اپنے فضل و کرم سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر الدین احمد مربی دارالذکر لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

تعطیلاتِ موسم گرما اور وقفِ عارضی

اساتذہ اور طلبہ کے لئے خدمتِ دین کا سنہری موقعہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ۔ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں" (خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

نیز فرمایا:۔

"میں طالبعلموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ اُن کا علم بڑھے گا۔ وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا" (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں اس لئے احباب جماعت خصوصاً اساتذہ اور طلباء اپنے پیارے آقا کے ارشادات کی تعمیل میں ضرور وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں شامل ہوں۔ فارم وقف عارضی مربی صاحب مقامی یا دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)، وقف عارضی)

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۲، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۲۱ شہادت ۱۳۶۱ ہش

سب سے بڑے انعام کا مستحق بنانے والا عمل خیر

حقیقی مومنوں کو جنت میں جو انعام عطا کئے جائیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک انعام کو سب سے بڑا انعام قرار دیا ہے۔ یوں تو جنت میں گھنے سایہ والے باغ ہوں گے ان میں طرح طرح کی نہریں ہونگی پاک رہائش گاہیں ہونگی۔ اعلیٰ قسم کے لذیذ میوے اور مشروبات ہوں گے۔ حتیٰ کہ جن چیزوں کی بھی وہ خواہش کریں گے وہ سب انہیں مہیا کی جائیں گی۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر انہیں ایک ایسی نعمت عطا کی جائے گی جس کے آگے یہ سب چیزیں ہیچ ہوں گی، وہ نعمت عظمیٰ ان سب پر فوقیت رکھنے والی ہوگی اور اس کی حیثیت اس انعام کی ہوگی جس سے بڑا اور کوئی انعام نہ ہوگا۔ وہ سب سے بڑا انعام ہے رضائے الٰہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سب سے بڑے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑنے والے ہونگے اور صاف ستھری رہائش گاہیں ہمیشہ رہنے والے باغات میں ہوں گی اور ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے (جو ان کو وہاں ملے گا) اس انعام کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

رضائے الٰہی کا یہ سب سے بڑا انعام بھی جنت میں انہی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ملے گا جو قبل ازیں اسی دنیا میں اپنے آپ کو اس کا مستحق بنالیں گے اور حسب استعداد اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرلیں گے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو پہلے ہی سے خبردار کیا ہوا ہے کہ:۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۷۳)

ترجمہ:۔ اور جو اس دنیا میں اندھا رہے گا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (اسی طرح) وہ اپنے (طور اور) طریق میں سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا یعنی اپنے رب کو راضی کرکے اس کی خوشنودی اسی دنیا میں حاصل نہیں کرے گا وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہی رہے گا یعنی وہاں بھی اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوگی۔ اور وہ جنت میں ملنے والے اس سب سے بڑے انعام سے محروم رہے گا۔ جو بھی چاہتا ہے کہ اسے اگلے جہان میں جنت اور اس کا سب سے بڑا انعام ملے جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے رضائے الٰہی کا انعام اسی دنیا میں حاصل کرکے آخرت میں عطا کئے جانے والے اس سب سے بڑے انعام کا اپنے آپ کو سزاوار بنائے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس دنیا میں انسان کیونکر اپنے رب کو راضی کرسکتا ہے؟ سو اس کا جواب خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۸)

ترجمہ:۔ اور بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ ہی ڈالتے ہیں اور اللہ (اپنے ایسے مخلص) بندوں پر شفقت کرنے والا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ایسا بنائے کہ گویا اس نے اپنی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی جان بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں بیچ دی ہے اور اب اس کا اپنا کچھ نہیں ہے سب کچھ خدا کا ہے اور اس کی طرف سے مطالبہ ہونے پر بلا جھجک اسے خدا کی راہ میں پیش کرکے اسی کی طرف لوٹا دینا ہے۔ اپنی جان کو خدا کی راہ میں بیچ دینے کا طریق اگلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم کامل فرمانبرداری کے دائرہ میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ (یعنی پوری پوری فرمانبرداری اختیار کرو) اور (کسی معاملہ میں بھی) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بیچ دینے سے مراد یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی اس حد تک فرمانبرداری اختیار کرے کہ اس کی ہر حرکت و سکون اطاعت الٰہی کی آئینہ دار ہو اور وہ اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت فراہم کرسکے کہ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس ..... نے سورۃ البقرہ کی مذکورہ بالا آیات ۲۰۸، ۲۰۹ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"(ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ) انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے۔ ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبہ تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت (آیت ۲۰۸) میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے اور اپنے تمام وجود کو ایک ایسی چیز سمجھتا ہے جو طاعت خالق اور خدمت مخلوق کے لئے بنائی گئی ہے اور پھر حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق ہیں۔ ایسے ذوق و شوق اور حضور دل سے بجالاتا ہے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے محبوب حقیقی کو دیکھ رہا ہے اور ارادہ اس کا خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہمرنگ ہو جاتا ہے اور تمام لذات اس کی فرمانبرداری میں ٹھہر جاتی ہیں اور تمام اعمال صالحہ نہ مشقت کی راہ سے بلکہ تلذذ اور احتظاظ کی کشش سے صادر ہونے لگتے ہیں۔ یہی وہ نقد بہشت ہے جو روحانی انسان کو ملتا ہے اور وہ بہشت جو آئندہ ملے گا وہ درحقیقت اسی کی اظلال و آثار ہے جس کو دوسرے عالم میں قدرت خداوندی جسمانی طور پر تمثل کرکے دکھلائے گی۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

الغرض اگلے جہان میں رضائے الٰہی کا سب سے بڑا انعام حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چل کر اپنی پوری زندگی کو خدا کی راہ میں بیچنا اور اسی دنیا میں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کا مقام حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر کسی کا جنت میں رضائے الٰہی کے سب سے بڑے انعام سے متمتع ہونا ممکن نہیں ہے۔ جان کو خدا کی راہ میں بیچنا ہی وہ عمل خیر ہے جس کے نتیجہ میں رضائے الٰہی کا سب سے بڑا انعام ایک مومن کو عطا ہوتا ہے۔

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اپنے بچوں کو سلسلہ کی تاریخ ساز کارگزاری سے واقف رکھنے کے لیے انہیں ماہنامہ تحریک جدید کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیے۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ یہ ماہنامہ ان کے نام جاری کروا دیجئے ڈاک کے ذریعہ پرچہ ملنے سے انہیں اپنی شخصیت پر اعتماد پیدا ہوگا اور وہ اس پرچہ میں اور اس میں شائع ہونے والی جماعتوں کی کارگزاری میں زیادہ دلچسپی لینے لگیں گے۔ اس کا چندہ سالانہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا انڈونیشیا میں ورود

قسط نمبر (۳)

مرسلہ: وکالت تبشیر ربوہ

صدر مجلس علماء تاسک کیساتھ ملاقات

اسی موقع پر ضلع تاسک کی مجلس علماء کے صدر مکرم اوھے OHE صاحب۔ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ سے تبادلہ خیالات گفتگو کرنے نیز جماعت کے اخلاص اور محبت کے روح پرور نظارے دیکھنے کے بعد صدر مجلس علماء نے کہا "جماعت کے اعتقادات اپنی جگہ پر ہیں لیکن اس زمانہ میں یہ جماعت دین کی ترقی کے لئے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کر رہی ہے"۔ انہوں نے مزید کہا "میں پہلے بھی احمدیوں کو بہت اچھا سمجھتا تھا مگر محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ملاقات کے بعد مجھ پر بہت اثر ہوا ہے" فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وانا سگرا کی مسجد کے افتتاح کے بعد محترم وکیل التبشیر صاحب تاسک ملایا کے لئے روانہ ہوئے۔

تاسک ملایا میں آپ کا خطاب

آپ ساڑھے تین بجے شام تاسک میں پہنچے احمدیہ ہال میں سب دوست جمع تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے قرآنی آیت

وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ کی تشریح بیان فرمائی۔

آپ نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف انداز میں مختلف فرائض بیان فرمائے ہیں، ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ موت وحیات کسی انسان کے اختیار میں نہیں۔ اس لئے اس آیت کے مطابق ہماری کوئی حرکت وسکون اور کوئی لمحہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ مسلمان کے معنیٰ ہیں کہ وہ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے اور اطاعت اور فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائے کہ جسکی مثال نہ ملتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تم فرمانبرداری اختیار کرو تو دین ودنیا کی حسنات اللہ تعالیٰ تمہیں دے دیگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کرے آپ حضرت (اقدس ..... ناقل) کے ورثہ سے حصہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور مال و اولاد میں برکت دے۔

اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ احباب سے مصافحہ فرمایا اور سو کلومیٹر کے فاصلہ پر مانسلور کے لئے روانہ ہو گئے۔

مانسلور میں جلسہ گاہ کا سنگ بنیاد

گیارہ جون کی شام صاحبزادہ صاحب مانسلور تشریف لے آئے ۱۲ جون کو انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ گاہ کی عمارت میں آپ نے قدرت ثانیہ کے نمیرے مظہر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا کردہ اینٹ نصب فرمائی۔

یہاں جماعت کے سامنے آپ نے حضرت مصلح موعود کے بلند مقام پر روشنی ڈالی نیز مسئلہ تقدیر کی بھی تشریح فرمائی۔ آپ نے فرمایا حضرت مصلح موعود حضرت اقدس کی چالیس دن کی دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ احمدیت کی تربیتی۔ تعلیمی۔ اقتصادی اور روحانی ترقی آپ کی مرہون منت ہے۔ پچیس سال کی عمر میں جماعت کی قیادت آپ کے سپرد ہوئی درمیان میں کئی فتنے پیدا ہوئے۔ ابتلاء آئے۔ لیکن آپ کے عہد میں جماعت کا نظام مستحکم ہی ہوتا چلا گیا۔ پس ہماری جماعت کو آپ کا مقام اس لئے بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔

جو بندوں کا شکر گزار نہیں وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔

آپ کے عہد میں مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے جو آپ شائع ہو رہے ہیں۔ پھر ذیلی تنظیموں کے ذریعہ جماعت کا نظام مضبوط ہوا جماعت کو چاہیئے کہ حضور کے ان کارناموں کو ہمیشہ یاد رکھے۔

مسئلہ تقدیر

مسئلہ تقدیر کی آپ نے وضاحت فرماتے ہوئے جماعت کو بتایا کہ حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تقدیر یہ نہیں کہ ہر بات خدا پر چھوڑ دیں۔ اور خود ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور تدبیر اور دعا کو چھوڑ دیں سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا تقدیر اللہ تعالیٰ کا آخری حکم ہے اور آخری حکم انسان کی پوری کوشش کے بعد صادر ہوتا ہے۔ اگر ہم کرتے ہی کچھ نہیں تو پھر تقدیر کیسی۔

دعا اور تدبیر کا امتزاج ہی حسین نتیجہ پیدا کرتا ہے مثلاً اگر کوئی زمیندار اچھی طرح ہل نہیں چلاتا۔ زمین کی نشوونما کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ مہیا نہیں کرتا۔ وقت پر پانی نہیں دیتا۔ اس کے نتیجہ میں اگر فصل خراب ہو جائے تو وہ یہ کہہ دے کہ یہ خدا کی تقدیر ہے۔ تو یہ درست نہیں قصور اس کا اپنا ہے۔ پس تقدیر کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے تدبیر کو انتہا تک پہنچائے اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائے کہ تو اپنا حکم صادر فرما۔ یہ ہے تقدیر کہ تدبیر اور دعا کے بعد جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔

بے شک بعض دفعہ تدبیر اور دعا کی شرائط کے پورا کرنے کے بعد اسکی حسب منشاء نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ مالک کل ہے وہ خدا ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے کے لئے دعا کس رنگ میں قبول کرے۔ یہ بھی ایک خدا کی شان ہے جسے وہ اپنے بندوں پر ظاہر کرتا ہے خدا کرے آپ اس مسئلہ کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والے ہوں۔

مانسلور میں صاحبزادہ صاحب کا خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے قرآن مجید کی تعلیم وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ کی تشریح فرماتے ہوئے احباب کو اس عہد کے ایفاء کی طرف توجہ دلائی جو ہر احمدی شرائط بیعت کے ذریعہ کرتا ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، شرک سے پرہیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونے کا مقام۔ اسلامی تعلیمات پر عمل حضرت اقدس کے تمام دعاوی پر ایمان اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنا۔

خطبہ کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ جب آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں گے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی برکات بارش سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ آپ پر برسیں گی۔ جو اللہ تعالیٰ کے نیک اور سچے بندوں پر نازل ہوتی ہیں۔

پاڈانگ (سماٹرا) میں ورود

۱۸ جون کو محترم صاحبزادہ صاحب پاڈانگ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ سماٹرا کی سب سے بڑی پہلی اور فعال جماعت ہے یہاں آپ نے دو روز قیام فرمایا۔ جماعتی مسائل کا جائزہ لیا۔ احباب جماعت سے خطاب کیا۔

خطاب کا خلاصہ

آپ کے خطاب کا خلاصہ یہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔

اس لئے سب سے پہلے میں جماعت کے تمام افراد بڑے چھوٹے۔ مرد و زن کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے جس اخلاص۔ محبت اور پیار کا اظہار کیا ہے یہ صرف وکیل التبشیر ہونے کیوجہ سے نہیں ایک واقف زندگی کے لئے سلسلہ کی ہر خدمت جو امام جماعت اس کے سپرد فرمائے بجا لانا باعث سعادت ہے۔ اور میرا سر خدا کے حضور سجدہ ریز ہے کہ اٹھائیس انتیس سال سے میرے سپرد یہ خدمت ہے لیکن آپ کے پیار کی وجہ حضرت اقدس ہیں جن کی وجہ سے یہ پیار اور محبت کا اظہار ہو رہا ہے۔

اس اظہار تشکر کے بعد آپ نے سماٹرا کے احمدیوں کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ السابقون الاولون میں سے ہیں۔ کہ سب سے پہلے غیر ممالک میں سے آپ کے ہی ملک سے کچھ طالب علم قادیان پڑھنے گئے تھے۔ جن کی وجہ سے احمدیت کا بیج سماٹرا میں بویا گیا یہاں کے کچھ بچوں نے عملاً سب سے پہلے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ اب آپ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ پودا جسے آپ کے بزرگوں نے لگایا اسکی رکھوالی کریں۔ اور اسے مرجھانے نہ دیں۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے سورۃ عنکبوت کی ابتدائی آیات۔ الٓمّٓ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ..... لَيُسْأَلَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ تلاوت کی آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ قربانی کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ترقی کی منازل کا حصول قربانیاں پیش کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ سونا بھٹی میں پڑتا ہے تو کندن بنتا ہے۔ ابتلاؤں کی بھٹی سے گزر کر ہی ایمان خالص ہوتا ہے الٰہی جماعتوں پر ابتلاء ان کو تباہ کرنے کے لئے نہیں آتے۔ بلکہ اللہ کے انعامات کی عطا کو بڑھانے کے لئے آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ فتح اسلام میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں میرے ہاتھ سے وہ بیج بویا گیا اب یہ درخت بڑھے گا۔ پھولے پھلے گا اور اسکی شاخیں تمام دنیا میں پھیل جائیں گی۔

بچوں کو نصیحت

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ ان آیات میں بچوں بچیوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر تمہارے والدین دین کی طرف سے غفلت برتیں تو تم آگے بڑھ کر اس ذمہ داری کو اپنے کندھوں پر اٹھا لو۔ آپ نے فرمایا۔

ہمارا فرض ہے کہ جہاں سستی اور غفلت دیکھیں۔ اپنے فرض کو پہچانتے ہوئے اسے دور کریں۔ اپنی صفوں میں کوئی خلاء پیدا نہ ہونے دیں۔ آپ نے والدین کو بھی اولاد کی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دعا کا ایک نشان

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ

۱۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سلمہ ربہ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بڑی توجہ اور شفقت سے میرا اپنڈیکس کا اپریشن فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے میں ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو گھر آگیا۔ مگر ایک ماہ نہ گزرا کہ آخر نومبر میں مجھے خانہ میں پتھری کی شدید تکلیف ہوگئی۔ سردی کا موسم ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۷۹ء کے ایام۔ مجھے گھنٹے کے اندر اندر پیشاب کی حاجت ہوتی اور پیشاب کے بعد کافی مقدار میں خون آتا۔ میری نیند نہ رات کو پوری ہوتی نہ دن کو جس سے میں بے حد کمزور ہوگیا۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر میں سے بمشکل صرف حضور کی تقریر سن سکا اور وہ بھی بار بار اٹھ کر جانے کی صورت میں۔ مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب سرجن فیصل آباد نے ۱۳ جنوری ۱۹۸۰ء کو میرا معائنہ کیا تو فرمایا۔ آپ نے اپریشن کرانے میں بہت دیر کر دی ہے۔ اب بھی خون کی بوتل دے کر اپریشن کرنا ہوگا۔ فوراً ہسپتال میں داخل ہو جائیں اور بتایا کہ نہ صرف مثانہ کی پتھری کا بلکہ پراسٹیٹ کا بھی اپریشن ہوگا۔

میں نے کہا میں حضور کی خدمت میں عرض کروں گا۔ حضور نے اجازت فرمائی تو اپریشن کراؤں گا ورنہ نہیں۔ چنانچہ میں نے ۱۵ جنوری کو حاضر ہو کر اپنی تکلیف اور ڈاکٹر صاحب کی رائے عرض کی حضور نے فرمایا:۔

"اپریشن کرا لیں"

میری حالت چونکہ خون کے ضیاع کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکی تھی مجھ سے رہا نہ گیا اور عرض کیا کہ حضور میرا کام ہو چکا ہے۔ اب تو حضور کی خاص دعا سے ہی بچ سکتا ہوں اس پر میرے پیارے محسن آقا نے نہایت شفقت سے فرمایا۔

"گھبرائیں نہیں میں دعا کروں گا"

۱۶ جنوری کو میں نے حضور کی خدمت عالیہ میں یہ عریضہ ارسال کیا:۔

"سیدنا و امامنا! ینصرک اللہ نصراً عزیزاً"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور عالی! یہ عاجز سول ہسپتال فیصل آباد میں ۱۷ جنوری بروز جمعرات داخل ہوگا جہاں مثانہ کی پتھری اور پراسٹیٹ ہر دو کا اپریشن مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب سرجن ۱۹ جنوری بروز ہفتہ کریں گے۔ انشاء اللہ

حضور سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعاؤں کی دردمندانہ درخواست ہے!"

حضور نے اسی وقت میری درخواست پر اپنے دست مبارک سے یہ مژدہ تحریر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی امان میں
وَھُوَ الشَّافِیْ"

میرے لئے یہ گویا زندگی کا پروانہ تھا۔

چنانچہ ۱۹ جنوری ۱۹۸۰ء کو مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے سول ہسپتال فیصل آباد میں میرا اپریشن کیا اور میں متواتر حضور کی خدمت میں اپنی حالت عرض کر کے دعا کی درخواست کرتا رہا اور حضور خود بھی ازراہ شفقت اپنے اس ناچیز و احقر خادم کی طبیعت کا حال خدام کے ذریعہ دریافت فرماتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں موت کے منہ میں جا رہا تھا بلکہ اپنے بچے بچیوں کو اپنی آخری حالت سے باخبر کر چکا تھا۔ اپنے آقا کی توجہ اور خاص الخاص دعاؤں کی طفیل صحت یاب ہو کر ۹ فروری کو بفضلہ تعالیٰ گھر ربوہ واپس آگیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقعہ پر جماعت فیصل آباد اور محترم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت نے جو ہمدردی کا سلوک کیا خدا ہی ان کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

اب بعض احباب جماعت مجھے دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ آپ کی حالت سے تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کے تین اپریشن ہوئے ہیں۔ میں انہیں بتاتا ہوں کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی دعاؤں کی قبولیت کا ثمرہ اور زندہ نشان ہے کیوں نہ ہو

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

پس اے میرے احمدی بھائیو اور میری بہنو! اپنے آقا ایدہ اللہ سے رابطہ اور خطوط کے ذریعہ دعاؤں کی درخواست کرتے رہنا دعاؤں کی قبولیت اور برکتوں کے حصول کا ایک عظیم الشان گر ہے اسے یاد رکھیں کہ یہ نعمت صرف ہمیں ہی حاصل ہے۔ اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا

اور لوگوں کا یہ سمجھنا کہ آپ پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا اور لوگوں کا یہ سمجھنا کہ آپ پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ جن الفاظ میں روایت کیا گیا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں .....

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہودیوں کی طرف سے جادو کیا گیا۔ اور اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ آپ بعض اوقات یہ سمجھتے تھے کہ آپ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن یا ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر دعا کی، اور پھر دعا کی۔ اور پھر فرمایا۔ اے عائشہ اللہ تعالیٰ سے جو کچھ میں نے مانگا تھا وہ اس نے مجھے دے دیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر وہ شخص جو میرے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے پاؤں کے پاس بیٹھنے والے کو مخاطب کر کے کہا یا غالباً یہ فرمایا کہ پاؤں کے پاس بیٹھنے والے نے سر کے پاس بیٹھنے والے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس شخص (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیا تکلیف ہے تو دوسرے نے جواب دیا کہ جادو کیا گیا ہے اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا لبید بن الاعصم یہودی نے رنتب پہلے نے کہا کہ کس چیز میں جادو کیا گیا ہے۔ تو دوسرے نے جواب دیا کہ کنگھی اور سر کے بالوں پر جو کھجور کے خوشہ کے اندر ہے پہلے نے پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں تو دوسرے نے کہا یہ ذی اروان کے کنوئیں میں ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سمیت اس کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے پھر فرمایا۔ اے عائشہ! اللہ کی قسم کنوئیں کا پانی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہوتا ہے (معلوم ہوتا ہے۔ یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ جب وہ کسی پر جادو ٹونا کرتے تھے تو مہندی یا اسی قسم کی کوئی اور چیز پانی میں ڈال دیتے تھے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ جادو کے زور سے پانی کو سرخ کیا گیا ہے) اور وہاں کی کھجوریں ایسی تھیں جیسے شیاطین یعنی سانپوں کے سر (اس میں کھجور کے گابھوں کو سانپوں کے سروں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی کھجوریں گابھوں والی تھیں) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ میں نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے اس چیز کو جس پر جادو کیا گیا تھا جلا کیوں نہ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جب اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی تو میں نے ناپسند کیا کہ کوئی ایسی بات کروں جس سے شر کھڑا ہو۔ (یعنی یہودیوں کو شور مچانے کا موقع ملے کہ انہوں نے ہماری چیزوں کو جلا دیا ہے) اس لئے میں نے حکم دیا کہ ان اشیاء کو دفن کر دیا جائے چنانچہ ان کو دبا دیا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں جن دو مردوں کا ذکر آتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے۔ اگر وہ انسان ہوتے تو حضرت عائشہؓ کو بھی نظر آجاتے۔

یہ روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی گئی ہے اس کا صرف اتنا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتوں کے ذریعہ سے خبر دی کہ یہودیوں نے آپ پر جادو کیا ہوا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس طرح جادو کا اثر تسلیم کیا جاتا ہے اسی طرح نبی کریمؐ پر بھی جادو کا اثر ہو بھی گیا تھا۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اس قسم کا ہو جو دوسرے سے شدید عناد رکھتا ہو تو اسکی توجہ دوسرے شخص پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ اور جس طرح مسمریزم کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح جادو کا بھی ایک اثر پڑتا ہے۔ گویا یہ بھی مسمریزم کی ایک قسم ہوتی ہے جس میں دوسرے پر توجہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ..... خلاصہ کلام یہ کہ یہودی یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقین رکھتے تھے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا ہے اس وجہ سے طبی طور پر ان کی توجہ اس طرف مرکوز ہوئی کہ آپ بیمار ہو جائیں۔ چنانچہ اس کا اثر آپؐ کے جسم پر بھی پڑا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے حقیقت ظاہر کر دی اور آپ نے ان کی چیزیں دفن کرا دیں تو یہودیوں کی وہ توجہ ہٹ گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت عطا فرما دی اس روایت سے جہاں یہودیوں کے اس عناد کا پتہ چلتا ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھا وہاں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا گیا۔ جو یہودی آپؐ کے خلاف کر رہے تھے۔ پس آپؐ کو غیب کی باتوں کا معلوم ہو جانا اور یہودیوں کا اپنے مقصد میں ناکام رہنا آپؐ کے سچا رسول ہونے کی واضح اور بیّن دلیل ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ چہارم صفحہ ۱۵۷ تا صفحہ ۱۶۰)

(مرسلہ: مکرمہ وسیمہ مجید صاحبہ۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

اسلام کے دورِ اوّل کا

ایک عدیم المثال خوشنویس

ابنِ مقلہ

اُس کا خط عربی کتب اور ادب میں بطور ضرب المثل استعمال ہوتا ہے

مکرم مولوی محمد صدیق امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ

فی زمانہ کتب اور دیگر مطبوعات کی خوبصورتی اور جاذبیت میں رسم الخط کو بہت دخل ہے اور دنیا کے دوسرے اسلامی ممالک کے مقابل پر برصغیر ہند و پاکستان میں چھپنے والی اردو کتب اور اخبارات و رسائل وغیرہ ابھی تک خطِ نستعلیق میں ہاتھ سے لکھے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں اسلام کے ایک مشہور اور نہایت ماہر بلکہ یگانۂ روزگار ابن مقلہ نامی خوش نویس یا کاتب کے مندرجہ ذیل مختصر حالات دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔

دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا

ابن مقلہ کو قدرت نے خطوط اور حروف کی خوش نویسی اور دیدہ زیبی کی بڑی عجیب و غریب صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ حتیٰ کہ جب اس کا داہنا ہاتھ کاٹ کر (جو بادشاہِ وقت کے خلاف سرکشی کی مہم جاری کرنے کی پاداش میں کاٹا گیا تھا) اسے قید خانہ بھیج دیا گیا تو زخم اچھا ہونے پر وہ اپنی کلائی پر قلم باندھ کر ٹھیک اسی طرح خوش نما اور خوبصورت حروف لکھنے لگا تھا۔ جیسا کہ وہ ہاتھ کی سلامتی کی حالت میں لکھا کرتا تھا۔ بلکہ بعد میں وہ بائیں ہاتھ سے بھی اسی طرح لکھنے کے قابل ہو گیا۔

چھ مختلف رسوم الخط کا موجد

ابنِ مقلہ سے پہلے خطِ کوفی کا رواج تھا۔ لیکن اس نے اعلیٰ ترین صلاحیت اور خداداد قوتِ ایجاد سے اس خط میں بھی بڑی خوبی اور خوشنمائی پیدا کر دی تھی۔ وہ خوش نویسی میں ایسا ماہر تھا کہ متقدمین و متأخرین میں سے اس کا کوئی بھی مماثل و مقابل نہ ہوا اس نے اپنی اعلیٰ ترین صلاحیت سے چھ مختلف خطوط محقق۔ اثاث۔ نسخ۔ توقیع۔ رقاع اور ریحان ایجاد کئے۔ اور یوں اس کی خوشنویسی یا خوش خطی عرب دنیا میں ضرب المثل بن گئی۔ چنانچہ فصاحتِ سحبان، خطِ ابن مقلہ، حکمتِ لقمان اور زہدِ ابن ادہم کا ذکر عربی کتب ادب میں بطور ضرب المثل بیان ہوا ہے۔

رسم الخط کے پیشہ کے علاوہ ابنِ مقلہ بہت بڑا فاضل علوم اور مدبر سیاست بھی مشہور تھا۔ چنانچہ قرأت۔ تفسیر، فقہ اور خصوصاً انشاء اور کتابت میں وہ ایک باکمال استاد مانا جاتا تھا۔

دولتِ عباسیہ میں وزارت کا عہدہ

ابنِ مقلہ کا پورا نام ابو علی محمد بن علی ابن الحسن ابن مقلہ تھا۔ جو بغداد میں ۲۷۲ ہجری میں پیدا ہوا اور اپنے وقت میں ترقی کرتے کرتے دولتِ عباسیہ کا ایک مدبر وزیر بن گیا۔ شروع میں وہ صوبہ فارس کے کسی علاقہ کا عاملِ خراج مقرر کیا گیا اس کے بعد ربیع الاوّل ۳۱۸ ہجری میں اس عہدہ سے معزول کر دیا گیا۔ کیونکہ ۳۱۶ ہجری میں عباسی خلیفہ المقتدر نے اس کو اپنا وزیر مقرر کیا لیکن وہ دو سال بعد ہی پولیس افسر مونس سے اس کے گہرے تعلقات تھے اور خلیفہ المقتدر در پردہ مونس کو نہایت بُرا اور ناقابل اعتماد سمجھتا تھا اور اس سے خفا تھا۔ چنانچہ ابن مُقلہ کی معزولی کے بعد امیر الجیش محمد بن یاقوت نے جو اس کا دشمن تھا اس کو اپنے قبضہ میں رکھ کر کچھ عرصہ قید بھی کر دیا اور اس کے گھر کو جلا دیا۔ تاہم کچھ عرصہ بعد محمد بن یاقوت نے اُس سے بہت کچھ مال و دولت وصول کر کے اس کو ملکِ فارس کے کسی دُور دراز علاقہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔

خفیہ سازش میں ملوث پایا گیا

اس کے بعد جب خلیفہ القاہر برسرِ اقتدار آیا تو اُس نے ابن مُقلہ کو بلا کر پھر اسے اپنے گزشتہ عہدے پر فائز کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے عہدہ کو سنبھالنے کے بعد اپنے پرانے دشمن محمد بن یاقوت امیر الجیش کے خلاف پھر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں مگر وہ یاقوت کو چنداں نقصان نہ پہنچا سکا۔ اس دوران وہ خلیفہ القاہر کی معزولی کے بارے میں ایک خفیہ سازش میں بھی ملوث پایا گیا۔ جس کی پاداش میں اُسے پھر وزارت سے معزول کر دیا گیا جس کے بعد وہ اچانک بغداد سے غائب ہو گیا اور اپنا بھیس بدل کر اور مختلف شہروں اور قصبوں میں گھوم پھر کر خلیفہ کے خلاف لوگوں کو اکساتا اور انہیں بغاوت پر آمادہ کرتا رہا اور خلیفہ کے حامی محمد بن یاقوت کے اثر و رسوخ کو بھی زائل کرنے کی سازشیں کرتا رہا لیکن اُسے چنداں کامیابی نہ ہوئی کیونکہ موصل پر جہاں حسن ابن ابی الہیجاء عبد اللہ الحمدانی خود مختار حکمران تھا۔ ابن مقلہ اور اس کے ساتھیوں کا ناکامیاب اور کمزور حملہ اس کے اپنے مزید زوال اور کمزوری کا باعث بن گیا۔ اور آخر کار محمد بن یاقوت کے بھائی مظفر بن یاقوت نے اس کو گرفتار کر کے جمادی الاوّل ۳۲۴ھ ہجری میں قید خانہ میں ڈال دیا اور خلیفہ کو بھی اس کارروائی سے اطلاع دے کر اس کی منظوری حاصل کر لی۔ تاہم پھر اس نے ایک ایک ہزار دینار ادا کر کے قید سے چھٹکارا حاصل کر لیا اور چند ہی سالوں میں پھر برسرِ اقتدار ہو کر خلیفہ کا وزیر بن گیا۔

(ملاحظہ ہو دائرۃ المعارف الاسلامیہ مضمون ابن الفرات نمبر ۳)

تاہم کچھ عرصہ کے بعد دربارِ خلافت کے اُمراء اور بعض وزراء پھر اس کے خلاف ہو گئے اور اس نے بھی ان کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں لیکن یہ مقابلہ اُسے مہنگا پڑا اور آخر شوال ۳۲۶ھ ہجری میں اُسے پھر گرفتار کر کے خلیفہ کے حکم سے پہلے اس کا مُثلہ کیا گیا۔ یعنی ناک کان وغیرہ کاٹے گئے اور پھر قید میں ڈال دیا گیا جہاں وہ ۱۰ شوال ۳۲۸ھ ہجری کو وفات پا گیا۔ بہر حال عربی رسم الخط کے موجد ہونے اور بہت سے طریقے خوش نویسی کے ایجاد کرنے کی وجہ سے اس نے ایسی شہرت پائی کہ آج تک اس کا کوئی ہم پلّہ پیدا نہیں ہوا اور اس کا نام رسم الخط کی وجہ سے عربی ادب میں آج بھی ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کے علمی کمالات بھی مشہور ہیں اور عباسی دور کی سیاست میں بھی اسے بڑا دخل رہا ہے۔

کراچی یونیورسٹی میں داخلے

جامعہ کراچی کی جملہ فیکلٹیز میں داخلے یکم مئی ۱۹۸۲ء سے ہوں گے۔ خواہش مند طلباء سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(مظفر احمد تنویر۔ انچارج احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ کراچی یونیورسٹی یونٹ
پتہ:۔ ۸-۲۲/۹ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸ فون ۶۸۱۸۹۵)

ناظمین اطفال!

کیا آپ اطفال الاحمدیہ کو مرکزی امتحانات کی تیاری کروا رہے ہیں یاد رہے کہ یہ امتحان ۷ مئی کو ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری اعلان

از صدر مجلس کارپرداز ربوہ

برائے ـــــ امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

وصیت کے قاعدہ نمبر ۴۲۵ (ترمیم شدہ در شوریٰ ۱۹۸۱ء) کے تحت ہر جماعت احمدیہ کی طرف سے امیر صاحب / صدر صاحب اور صدر موصیان (سیکرٹری وصایا) کے دستخطوں سے ہر سال دفتر وصیت کو یہ مثبت رپورٹ آنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے تمام موصیان / موصیات۔ شرائط وصیت مندرجہ شرط نمبر ۳ "رسالہ الوصیت" و شق نمبر ۲ "ضمیمہ رسالت الوصیت" کو پورا کر رہے ہیں۔

اگر کوئی موصی / موصیہ اِن شرائط کو پورا نہ کر رہے ہوں تو ہر ایسے موصی / موصیہ کے بارے میں الگ الگ کاغذوں پر مفصل رپورٹ آنی چاہیئے۔ الگ الگ کاغذوں پر اس لیے تا انہیں الگ الگ شقوں میں لف کیا جاسکے۔

حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد اس بارہ میں یہ ہے:۔

"جو شخص وصیت کر کے کچھ مال دیدے۔ اُسے سہولت سے بہشتی مقبرہ میں جگہ دی جاتی ہے اور نہیں دیکھا جاتا کہ اُس کے اعمال مطابق رسالہ "الوصیت" ہیں یا نہیں۔ ایسی صورت اگر لاپرواہی سے کوئی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا ہے تو اس کا بار گناہ اجازت دینے والے کی گردن پر ہے اور وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔"

(الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۲۰ء)

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے تحت ہر صدر / امیر جماعت و ہر صدر موصیان اس بات کے مکلف ہیں کہ وہ اس بارہ میں نگرانی رکھیں تا ایسا نہ ہو کہ ان کی لاپرواہی سے کوئی غیر مستحق شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جائے۔ نگرانی کرنا اور مرکزی دفتر کو رپورٹ بھجوانا تو اُن کا کام ہے۔ مرکزی دفتر کو خود بخود تو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ کوئی موصی شرائط وصیت کو پورا کر رہا ہے یا نہیں۔

پس امراء / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور صدر صاحبان موصیان کا اس کام میں لاپرواہی کرنا انہیں "خدا کے سامنے جوابدہ" بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو اپنے فرائض اخلاص۔ دیانت و فراست سے سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضرورتِ خادم مسجد

مسجد احمدیہ ساہیوال شہر کے لئے ایک خواندہ خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ اچھی صحت کے مالک ریٹائرڈ دوست بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ سائیکل چلانا جانتے ہوں۔ مناسب تنخواہ کے علاوہ رہائش بجلی اور پانی کے اخراجات جماعت کے ذمہ ہوں گے۔ خواہشمند دوست اپنے امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق ہمراہ لائیں۔ (غلام احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ساہیوال شہر)

اعلانات نکاح

۲ اپریل ۸۲ء کو مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ ملتان نے مکرم قاضی طاہر اسمٰعیل صاحب ابن مکرم قاضی افتخار احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ملتان کے نکاح ہمراہ مکرمہ فوزیہ عظیم احمد صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب ملتان چھاؤنی کا اعلان بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(شیخ محمد انور (قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ ملتان) ریلوے روڈ دنیالور ضلع ملتان)

(۲) ۹ اپریل کو بعد نماز جمعہ خاکسار نے اپنے بیٹے عزیزم شرافت احمد سلمہ اللہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ ارشاد بیگم بنت مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب چک ۱۶۴-۷-آر ڈاک خانہ فقیروالی ضلع بہاولنگر بعوض مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مہر کا اعلان مسجد احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(غلام محمد حق۔ معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر)

ضرورت منتظمین تدریس

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۲ء سے دو ہفتہ کے لئے شروع ہو رہی ہے۔ تدریس کے دوران صبح ۷½ تا گیارہ بجے منتظمین کی ضرورت پڑے گی۔ ربوہ کے ایسے خدام اور انصار جو اعزازی طور پر انتظام میں مدد کر سکتے ہوں اپنے اسماء مکرم و محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں پیش فرمائیں۔

(منتظم تدریس۔ مرکزی تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعا

- برادرم محترم افتخار احمد صاحب عباسی۔ گاندھی سکوائر لاہور بعارضہ درد گردہ دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مظفر حسین عباسی۔ انسپکٹر بیت المال باندھی ضلع نواب شاہ)

- مکرم الحاج قریشی عبدالقادر صاحب ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ کے ناک کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کے بھائی قریشی عبدالحمید صاحب عارضہ قلب کی وجہ سے واہ کینٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور ان کی والدہ محترمہ کو بھی ضعفِ قلب کی شکایت ہے۔ ہر سہ بیماروں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ بیت الحمد۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

- میری بھاوجہ (اہلیہ برادرم محترم نصیر الرحمٰن صاحب ناصر سنوری) پر لاہور میں دل کا شدید دورہ پڑا ہے۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے قارئین الفضل سے دردمندانہ درخواست ہے۔

(ولی الرحمٰن سنوری۔ حدیقۃ المبشرین ربوہ)

- خاکسار ان دنوں انتہائی پریشان کن اور تکلیف دہ حالات سے دوچار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو اپنے خاص فضل سے جلد دور فرمائے۔

(نثار احمد چوہدری۔ نیو کالونی جہانیاں)

- مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم سیکرٹری تعلیم القرآن و مہتمم عمومی مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کی والدہ محترمہ کی طبیعت چند دنوں سے بہت زیادہ علیل ہے اور ان دنوں کراچی میں ہی قیام پذیر ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

(عبدالرشید سماٹری مہتمم اشاعت و قلمی دوستی نظامت انصاراللہ ضلع کراچی)

- میرا ایک لڑکا اور تین لڑکیاں اپنی اپنی کلاسوں کے سالانہ امتحانات میں اچھے نمبروں پر کامیاب ہو گئی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو زیور علم سے مزین کر کے بہترین مستقبل سے نوازے۔ آمین۔ نیز میں آج کل بعض پیش آمدہ حالات کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ احباب میری پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (ریاض احمد صدر محلہ مغل آباد۔ راولپنڈی)

- میرے خالہ زاد بھائی مکرم محمد سعید صاحب ولد بشیر احمد صاحب ارائیں آف نبی سرروڈ (سندھ) دو ماہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ میرا چھوٹا بھائی جو مدرسۃ الحفظ ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کافی عرصہ سے ملیریا بخار اور تلی بڑھ جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین!

(صدیقہ مریم پھیرو چیچی ضلع تھرپارکر سندھ)

- اس وقت خاکسار تنگدستی کا شکار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تنگ دستی دور فرمائے اور فراخیٔ رزق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

(انیس محمود صدیقی۔ محمود آباد۔ کراچی ۴۲)

وضاحت

الفضل مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء کے صفحہ ۵ پر محترم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل کی وفات پر شائع ہونے والے مضمون کی سرخی غلطی سے مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشین شائع ہو گئی ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۸۲ء میں مکرم مبشر احمد شہاب صاحب کے اعلانِ نکاح میں مکرم سید عبدالحی صاحب آف منصوری کے نام کے ساتھ غلطی سے مرحوم لکھا گیا ہے۔ مکرم سید عبدالحی صاحب آف منصوری بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس سہو پر خاکسار معذرت خواہ ہے۔

(مبارک احمد انصاری۔ دارالصدر غربی ربوہ)

بقیہ:۔ انڈونیشیا میں ورود

بڑے محبت بھرے انداز میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔

"میرے عزیز بچو! اس حدیث کو بھی یاد رکھو کہ تمہارے ماں باپ تمہیں جنت میں نہیں لے جائیں گے۔ تم اپنے خود ذمہ دار ہو۔ حضرت مسیح کا یہ قول بڑا سچا ہے۔ کہ ہر شخص اپنی صلیب آپ اٹھائے گا۔

آپ نے اپنا خطاب دعائیہ کلمات پر ختم فرمایا اور آخر میں نہایت خشوع و خضوع سے لمبی دعا فرمائی۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۹۶

میں محمد اشرف ولد محمد نواز صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن چاہ تھلے والا ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱-۱۹۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک خالی قطعہ پلاٹ برقبہ ساڑھے چھ مرلہ مالیتی -/۷,۰۰۰ روپے قیمت خرید اس وقت مجھے سات سو روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اشرف ولد محمد نواز صاحب ۳۲۹ چاہ تھلے والا نزد ڈبل پھاٹک ملتان

گواہ شد:۔ محمد اکرام اللہ گلگشت کالونی وصیت ۹۰۲۱ ملتان۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر خلیل الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان شہر و ضلع۔

مسل نمبر ۲۴۹۹۷

میں ناصر احمد باجوہ ولد چوہدری اسد اللہ صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال کویت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۴-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

مکان دارالصدر شرقی ربوہ

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ دینار کویتی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ناصر احمد باجوہ کویت

گواہ شد:۔ مسعود احمد ہاشمی وصیت ۷۶۵۶ کویت۔

گواہ شد:۔ نذیر احمد وصیت ۱۲۸۴۳ کویت۔

مسل نمبر ۲۴۹۹۸

میں بشریٰ احمد زوجہ سلیم احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھال لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک عدد سیٹ طلائی (ہار۔ بندے۔ انگوٹھی) وزنی ۴ تولہ۔

۲۔ ۴ انگوٹھیاں وزنی ۲ تولہ

۳۔ نتھ و ٹکہ وزنی تولہ

۴۔ ۴ چوڑیاں وزنی ۴ تولے۔ کل وزن ۱۱ تولہ مالیتی -/۸۸۰ پونڈ۔

۵۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے پاکستانی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ بیس پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ بشریٰ احمد زوجہ سلیم احمد صاحب ساؤتھال لنڈن۔

گواہ شد:۔ نسیم احمد باجوہ انچارج احمدیہ مسلم مشن مڈل سیکس انگلینڈ

گواہ شد:۔ سلیم احمد خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۴۹۹۹

میں سلیمہ اختر زوجہ ناصر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ تین ایکڑ زرعی زمین سکنہ چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا

۲۔ حق مہر تین ہزار روپے پاکستانی

۳۔ زیورات طلائی وزنی ۱۵ تولہ

۴۔ نقد پچاس ہزار روپے پاکستانی -/۵۰,۰۰۰

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سلیمہ اختر زوجہ ناصر احمد صاحب باجوہ۔

گواہ شد:۔ ناصر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ عبدالغنی صاحب ولد چوہدری نواب علی صاحب وصیت ۱۶۶۹۱

نصاب تربیتی کلاس

۱۔ قرآن کریم:۔ پہلا پارہ مع ترجمہ و تفسیر

۲۔ حدیث:۔ احادیث الاخلاق

مضامین:۔ تدوین حدیث، مقام حدیث

۳۔ فقہ:۔ عمومی تعارف۔ نماز باترجمہ۔ مسائل نماز۔ معاملات

۴۔ کلام:۔ جماعت احمدیہ کے عقائد، وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ، اہم اعتراضات کے جوابات۔

۵۔ ردّ عیسائیت:۔ عیسائیت کا عمومی تعارف، تثلیث اور اس کا رد۔ مسئلہ کفارہ اور اس کا رد۔ تحریف بائبل، حضرت مسیح ناصریؑ کی صلیبی موت کے رد میں جدید تحقیق۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے متعلق بائبل کی بشارات۔ طالمود کی پیشگوئی۔

۶۔ قواعد عربی:۔ افعال اور ضمائر کا تعارف۔ قرآن مجید سے مختلف چیزوں کے نام۔

۷۔ مطالعہ:۔ کشتی نوح، شمائل احمد، دینی معلومات، ہمارے نبی پیارے پیارے نبیؐ (دونوں حصے)، ہمارے عقائد اسلام اور آزادیٔ ضمیر

۸۔ حفظ قرآن:۔ سورۃ الجمعہ۔ آخری دس سورتیں۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

۹۔ حفظ حدیث:۔ چہل حدیث میں سے پہلی دس احادیث۔

۱۰۔ ادعیہ مسنونہ:۔ جو بلی منصوبہ کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمودہ دعائیں۔ نماز جنازہ کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا۔ خطبہ جمعہ۔ خطبہ نکاح کی آیات۔ عربی زبان کے چالیس فقرے۔

۱۱۔ صحت و صفائی:۔ عمومی امور سے متعلق احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

علاقہ بہاولنگر، اضلاع شیخوپورہ، نواب شاہ اور بدین کی کھیلیں

مرسلہ: مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

علاقہ بہاولنگر: مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد علاقہ بہاولنگر اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

ضلع بہاولنگر: مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۸۲ء بعد نماز جمعہ چک آر۔ ۷/۱۶۶ میں کبڈی اور دوڑ کے تحصیل لیول کے مقابلے ہوئے جن میں تحصیل چشتیاں بمقابلہ تحصیل فورٹ عباس کے مقابلہ میں تحصیل فورٹ عباس نے سبقت حاصل کی۔

ضلع بہاولپور: ۱۵ر جنوری کو تحصیل یزمان اور تحصیل بہاولپور کے درمیان کبڈی، رسہ کشی اور کلائی پکڑنے کے مقابلے ہوئے۔

ضلع ساہیوال: مورخہ ۲۲ر جنوری کو فٹ بال میچ کا مقابلہ مجلس چک ایل۔ ۱۱/۳۰ اور مجلس چک ایل۔ ۱۱/۶ کے درمیان چک ایل۔ ۱۱/۶ میں منعقد ہوا۔ بیڈمنٹن کا مقابلہ مجالس اوکاڑہ کینٹ اور ساہیوال کے درمیان ہوا۔

ضلع شیخوپورہ: مکرم ملک خالد محمود صاحب قائد ضلع شیخوپورہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

مورخہ ۲۹ر جنوری ۱۹۸۲ء مجلس ضلع شیخوپورہ اور ضلع گوجرانوالہ کے مابین میرو ڈوبہ کا میچ ہوا جو کہ ضلع شیخوپورہ کی ٹیم نے جو کہ شیخوپورہ شہر کے کھلاڑیوں پر مشتمل تھی جیت لیا۔

ضلع نواب شاہ: مکرم نذر محمد صاحب معتمد ضلع نواب شاہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ:۔

ضلع نواب شاہ کی دو ٹیموں کے درمیان ۱۵ر جنوری کو کبڈی کا میچ مجلس قادر آباد میں ہوا۔ دو ٹیموں کے نام نواب شاہ کلب اور علوی برادران تھے۔ دلچسپ مقابلہ میں نواب شاہ کلب جیت گیا۔ حاضرین کی تعداد ۲۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ مکرم رئیس عبدالقادر صاحب ڈاہری پرنسپل سچل سرمست کالج نواب شاہ نے انعامات تقسیم کئے۔

ضلع بدین: مکرم بشیر احمد صاحب زاہد ناظم صحت جسمانی ضلع بدین اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

مورخہ ۸ جنوری کو کوٹ احمدیاں میں پہلا مقابلہ والی بال کا تحصیل بدین اور تحصیل ماتلی کے درمیان ہوا جو تحصیل بدین نے جیت لیا۔ دوسرا مقابلہ میرو ڈوبہ کا تحصیل ماتلی نے جیت لیا مقابلے میں تحصیل بدین تھی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

تین آسامیاں

کلرک: ایف اے پاس۔ خوشخط اردو۔ انگلش لکھ سکتا ہو

پیکر: میٹرک پاس۔ اچھی صحت اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔

سیلز ایجنٹ: میٹرک پاس جو مختلف شہروں میں جا سکتا ہو۔

تنخواہ حسب قابلیت۔ ربوہ کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں اپنے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۲۵ر اپریل تک بھجوائیں۔

منیجر:

کیوریو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی

ہیڈ آفس: ربوہ۔ فون ۶۰۷/۶۰۶

کلیرنس سیل

جلد فائدہ اٹھائیے

ہم نے اپنی دوکان پر مندرجہ ذیل ملبوسات میں خصوصی رعایت کی ہے۔ کیمرک پرنٹ۔ لین پرنٹ۔ آئرش لین۔ کرنکل جرسی ہر قسم جلد تشریف لائیے اور فائدہ اٹھائیے۔

فون: ۵۷۱/۵۱۷ خواجہ عبدالمومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

برٹش ایئرویز

ایئر ٹریول اور ہوائی سفر کی ہر قسم کی معلومات کیلئے

آپ کی خدمت میں پیش پیش

BRITISH AIRWAYS AQSAROAD RABWAH PH → 493

Information Office

اقصیٰ روڈ ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک اور خوش خبری

عالمگیر جماعت احمدیہ کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئے دن صد سالہ جوبلی فنڈ کے شیریں ثمرات کی خوشخبریاں سنتے ہیں اسی سلسلہ میں مکرم مولانا محمد اجمل شاہد نے نائیجریا سے لکھا ہے کہ اس فنڈ سے وہاں کی جماعت نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا "یوروبا" زبان میں ترجمہ شائع کر دیا ہے چند ماہ ہوئے اس ملک کی جماعت نے یوروبا زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ مع متن کا نیا ایڈیشن صد سالہ فنڈ سے شائع کیا تھا۔ اللھم زد فزد۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ماہنامہ خالد۔ تشحیذ الاذہان ربوہ کی

خریداری میں اضافہ کا مہینہ

قائدین مجالس۔ قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ یکم اپریل سے ۳۰ر اپریل ۱۹۸۲ء تک ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی خریداری میں اضافہ کیلئے سعی فرمائیں اور ان کے ضلع ان کی مجلس میں کوئی ایسا گھرانہ نہ رہے جس میں نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کے لئے یہ رسائل نہ جا رہے ہوں۔

خالد کی سالانہ قیمت ۱۵/ روپے

تشحیذ الاذہان کی سالانہ قیمت ۱۵/ روپے

مرزا فرید احمد

(نگران اشاعت ماہنامہ خالد، تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلان نکاح

۱۔ بتاریخ ۱۱ر اپریل بروز اتوار بعد نماز مغرب عزیزہ منصورہ سعدی سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم مصلح الدین سعدی صاحب مرحوم (برادر اصغر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد) کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم سید بشارت احمد بلال صاحب ابن محترم سید عبدالرفیق شاہ صاحب آف کراچی کے ساتھ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر ہوا۔ خطبہ نکاح عزیزہ کے بڑے بھائی عزیز مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب کی رہائش گاہ پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا اور بعد میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جملہ متعلقین کے لیے حد درجہ خیر و برکت کا باعث کرے اور اپنے بے شمار فضلوں اور احسانوں سے نوازے۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

۲۔ عزیزم مبشر احمد خان ابن برادرم مکرم محمد احمد خان صاحب شہید مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں بنت مکرم نصر اللہ خان صاحب آف راولپنڈی کے ہمراہ پچیس ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے مورخہ ۱۶ر اپریل ۱۹۸۲ء بعد نماز ظہر مسجد ناصر میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق ہر جہت بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

(سید سجاد احمد ۲/۲۷ دارالرحمت شرقی ربوہ)

قرارداد تعزیت

بروفات مکرم عبدالقیوم صاحب علوی معلم وقف جدید

مکرم علوی صاحب موصوف بھلوال ضلع سرگودھا کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۲ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۶۵ء/۶/۲۱ کو بطور معلم وقف جدید تقرر ہوا۔ جہاں بھی ان کا تقرر ہوتا کسی قسم کا عذر پیش نہ کرتے فوراً چلے جاتے۔ کام اخلاص سے کرتے تھے اور اس وقت شیخ پور ضلع گجرات میں متعین تھے بوجہ بیماری پندرہ یوم کی رخصت حاصل کی جو بعد میں منسوخ کرا دی کہ اب صحت ٹھیک ہے۔ رخصت کی ضرورت نہیں لیکن اچانک HEART ATTACK ہوا اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مرحوم کے پس ماندگان میں بیوہ اور پانچ بچے (دو لڑکے اور تین لڑکیاں) ہیں جن میں سے صرف ایک بچہ صاحب روزگار ہے اور باقی چاروں زیر تعلیم ہیں۔

مجلس وقف جدید دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات میں بلندی فرمائے۔ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(منجانب وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)